بھنوؤں اور چہرے کے بال اکھاڑنا

(Plucking) کی حقیقت قرآن وسنت کی روشنی میں

☆قرآن مجید کی روشنی میں:

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا ‏o (سورة النساء:119)

ترجمہ: (شیطان نے روزِ اوّل کہا تھا) اور البتہ میں ضرور بھٹکاؤں گا انکو، اور البتہ میں ضرور امیدیں دلاؤں گا، انکو البتہ میں ضرور حکم دوں گا انکو، پھر البتہ وہ ضرور پھاڑیں گے (چیریں گے) مویشیوں کے کان، اور البتہ میں ضرور حکم دوں گا انکو پھر وہ ضرور بدل دیں گے اللہ کی تخلیق۔ اور جو کوئی بنائے شیطان کو دوست اللہ کے سوا، پس تحقیق اس نے نقصان اٹھایا، نقصان کھلا۔

☆حضرت محمد ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں:

1: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النامصته والمتنمصه. (ابو داود)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نوچنے والی پر اور اس عورت پر جو کسی سے یہ خدمت لے، لعنت فرمائی ہے۔'' (ابوداؤد)

2: وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ؓ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُستَوشِمَاتِ وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلحُسنِ، المُغَيِّرَاتِ خَلقَ اللّٰهِ ،فَقَالَتْ لَهُ امرَاۃٌ فِي ذَلِکَ ،فَقَالَ : وَمَالِيَ لا اَلعَنُ مَن لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ (وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُم عَنهُ فَانتَهُوا [(الحشر:٨) (متفقٌ عليه)]

حضرت ابن مسعودؓ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدن گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور پلکوں کے بال اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے، پس ایک عورت نے اس کی بابت حضرت ابنِ مسعودؓ سے بحث کی تو آپ نے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول ﷺ جو تمہیں (حکم) دے وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے اس سے رُک جاؤ (بخاری و مسلم)

خلاصہ حدیث

بال اکھیڑنے کے لئے لفظ 'نمص' استعمال ہوا ہے۔(نمص)ن م ص کالفظی معنی ہے بال اکھیڑنا۔

- ابوداؤد نے 'نمص' کے معنی 'بھنوؤں کے بال اکھیڑنا'' لیا ہے۔
- امام ابو یوسفؒ (امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد) نے بھنوؤں کو اکھڑوانے والیوں کو مخنث (ہیجڑوں) سے تشبیہ دی ہے کیونکہ وہ نسوانیت پیدا کرنے کے لئے اپنی بھنوئیں باریک کرواتے ہیں۔

لہذا بھنوئیں باریک کرنا اللہ کی خلق میں تبدیلی کرنا ہے اور اسکی ممانعت ہے جیسا کہ اوپر کی آیت مبارکہ سے ظاہر ہے اور حدیث میں بھی ایسا کرنے والیوں اور کروانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

یاد ہے نمص کا اطلاق ہر قسم کے بال اکھیڑنے پر نہیں ہوتا بعض حالات میں اس کی اجازت بھی ہے۔

☆ کن بالوں کو اکھیڑنے کی اجازت ہے؟

اگر ہر قسم کے بال اکھیڑنا منع ہوتا تو شریعت میں کچھ حصّوں کے بال صاف کرنا پسندیدہ نہ ہوتا بلکہ ان کو ن صاف نہ کرنا مکروہ ہے۔بازوں کے اندرونی حصّے یعنی بغل کے بال اکھیڑنے کے متعلق 'نتف الابط و خلق العانه' کے الفاظ آتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ''بغلوں کے بال اکھیڑنا اور زیریں حصہ سے مونڈنا (خصال فطرت میں سے ہے)۔

بھنوؤں کے علاوہ ہونٹوں کے اوپر اور نیچے کے حصّے، چہرے، بازو اور ٹانگوں پر زیادہ بال ہونا مردوں کی مشابہت میں آتا ہے اور بالوں کی غیر ضروری نشونما ہارمونز کی تبدیلی سے ہوتی ہے۔یہ ایک بیماری ہے اور بیماری کا علاج کرانا جائز ہے۔

اسلام نے خواتین کو اپنی نسوانیت برقرار رکھنے کی اجازت دی ہے۔چہرے کے غیر ضروری بال، بازو اور ٹانگوں سے بہت گھنے بال اکھاڑنے پر اس ممانعت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ایک میل اور گندگی ہے جسے دور کیا جاسکتا ہے۔

چہرے کے زائد بال اکھاڑنے کے لئے حضرت عائشہؓ نے رخصت دیتے ہوئے فرمایا کہ ''میل کو ممکن حد تک دور کرو''

(فتح الباری، کتاب اللباس)

۔اگر دونوں بھنویں ملی ہوئی ہوں تو ماتھے کا درمیانی حصہ صاف کرواسکتے ہیں کیونکہ بھنوؤں کی جگہ ناک کے اوپر نہیں ہے۔

اس علاج میں دوائی، تھریڈنگ، ویکسنگ، شیونگ اور Electrolysis شامل ہیں۔مگر ستر کی پابندی کا بدستور خیال رکھا جائے گا۔